اللھم انی اسالک و اتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللھم فشفعہ فی۔

ابن ماجہ، ترمذی، احمد، حاکم، امام بہیقی، امام نسائی۔

وھابیت / دیوبندیت : مسلمان علماء کی نظر میں

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

" واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ، قالوا : بل نتّبع ما وجدنا علیہ آبائنا،،

"لقد کنتم انتم وآباؤکم فی ضلال مبین،،) القرآن الحکیم)

" اور جب ان سے کھا گیا کہ خدا نے جو (دین) نازل کیا ھے اس کی پیروی کرو (تو) اُن لوگوں نے جواب دیا کہ (نھیں) بلکہ ھم اس (دین) کی پے روی کرتے ھیں جس پر ھم نے اپنے بزرگوں کو پایا ھے،، " یقیناً تم لوگ کھلی ھوئی گمراھی میں ھو اور تمھارے بزرگ بھی کھلی ھوئی گمراھی میں تھے،، (قرآن کریم (

مسلمان بھائیوں

کیا آپ وھابیت کی حقیقت سے آگاہ ھیں ؟

اور کیا آپ جانتے ھیں کہ وھابی مسلک کو محمد ابن عبد الوھاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ ئہ نے ایجاد کیا ھے۔ اور اس نے اپنے تمام اصول احمد ابن تیمیہ حرانی کے افکار سے حاصل کئے ھیں۔ ؟

اور کیا آپ یہ بھی جانتے ھیں کہ یہ مذھب مسلمانوں کے چاروں مذاھب کے خلاف ھے ؟

اور کیا اس سے بھی باخبر ھیں کہ چاروں مذاھب وھابی مسلک کے قائدین اور اس کے پیروکاروں کو گمراہ اور راہ ایمان سے خارج بتاتے ھیں ؟

خداوند عالم نے فرمایا :

"ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبیّن لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولّہ ما تولّیٰ، ونصلہ جھنّم وسائت مصیرا۔،، صدق اللہ العظیم

" اور جو شخص راہ ھدایت روشن ھو جانے کے بعد رسول خدا کی مخالفت کرے اور اھل ایمان کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے تو ھم اسے اس کے باطل راستہ پر چھوڑ دیں گے اور جھنم میں جلائیں گے اور یہ کتنا برا ٹھکانا ھے،،۔

اور کیا آپ لوگ جانتے ھیں کہ ھمارے اھل سنّت علماء کی ایک بڑی جماعت نے آپس میں اختلاف مذاھب کے باوجود وھابی مسلک کے موجد اور اس کے استاد اور امام، ابن تیمیہ کی رد میں بھت سی کتابیں لکھی ھیں۔ اور وھابی مسلک کو باطل قرار دیا ھے۔ ؟

محمد ابن عبد الوھاب نجدی اور اس کے عقائد

کیا آپ جانتے ھیں ؟ کہ علماء مکہ نے محمد ابن عبد الوھاب کے ملحد ھونے کا فتویٰ دیا ھے اور اسے خبیث، بے شرم، بے بصیرت اور گمراہ بتایا ھے۔ اور بتایا ھے کہ یہ شخص جھوٹا تھا، قرآن وحدیث کے معنی میں تحریف کیا کرتا تھا خدا پر بھتان باندھتا تھا اور قرآن کا منکر تھا اُنھوں نے اس پر بارھا لعنت کی ھے۔

ھاں! یہ تمام باتیں حق کے حامی شاہ فضل رسول قادری نے اپنی کتاب "سیف الجبار المسلوک علیٰ اعداء الابرار،، میں لکھی ھے۔ یہ کتاب ۱۹۷۹ءء میں ایک غیرت مند مسلمان حسین حلمی استانبولی نے ترکیہ میں شائع کی تھی۔

عراق کی ایک مسلّم و متفق علیہ عظیم علمی شخصیت شیخ جمیل آفندی زھاوی نے اپنی کتاب "الفجر الصادق،، میں صفحہ ۱۷ پر محمد ابن عبد الوھاب کے حالات یوں تحریر فرمایا ھے: یہ محمد ابن عبد الوھاب شروع میں ایک طالب علم تھا، علماء سے علم حاصل کرنے کی خاطر مکہ، مدینہ آتا جاتا رھتا تھا۔ مدینہ یوں جن علماء سے اس نے تحصیل علم کیا وہ یہ ھیں: شیخ محمد ابن سلیمان کردی، شیخ محمد حیاۃ سندی، یہ دونوں استاد اور دوسرے جن علماء سے یہ پڑھتا تھا، وہ حضرات اس کے اندر گمراھی وا لحاد کو بھانپ گئے تھے اور کھتے تھے کہ خدا عنقریب اسے گمراہ کرے گا اور اس کے ذریعہ دوسرے بدنصیب بندے بھی گمراہ ھوں گے چنا نچہ ایسا ھی ھوا۔ اور اسکے باپ عبد الوھاب جو علماء صالحین میں تھے، انھوں نے بھی اس کی بے دینی کا اندازہ لگالیا تھا اور لوگوں کو اس سے دور رھنے کا حکم دیتے تھے۔ اسی طرح اس کے بھائی شیخ سلیمان بھی اس کے خلاف تھے بلکہ انھوں نے تو محمد ابن عبد الوھاب کی ایجاد کردہ بدعتوں اور منحرف عقیدوں کی رد میں ایک کتاب بھی لکھی۔ وہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ھیں کہ اس (محمد ابن عبد الوھاب) پر خدا کی لعنت ھو یہ اکثر پیغمبر اسلام کی مختلف الفاظ میں توھین کرتا تھا، آپ کو پیغمبر کے بجائے "طارش،، کھتا تھا جس کا مطلب عوام کی زبان میں وہ شخص ھے جسے کوئی کسی کے پاس بھیجے۔ حالانکہ عوام بھی صاحب عزت و قابل احترام شخصیت کے لئے یہ کلمہ نھیں استعمال کرتے۔ یھاں تک کہ اس کے بعض پیرو پیغمبر کی شان میں کھتے ھیں :"میرا یہ عصا محمد سے بھتر ھے۔ کیونکہ میں اس سے کام لیتا ھوں اور محمد مر گئے ھیں۔ اب ان سے کوئی فائدہ حاصل نھیں ھو سکتا۔ محمد ابن عبد الوھاب یہ سب سن کر خاموش رھتا تھا اور اپنی رضا ظاھر کرتا تھا آپ جانتے ھیں یہ بات مذاھب اربعہ میں کفر مانی جاتی ھے۔

اسی طرح یہ پیغمبر اسلام پر درود بھیجنے کو برا سمجھتا اور شب جمعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم پر درود پڑھنے سے روکتا تھا۔ منبروں پر بلند آواز سے درود پڑھنے سے منع کرتا اور اگر کوئی شخص ایسا کرتا تو اسے سخت سزا دیتا تھا یھاں تک اس نے ایک نابینا موٴذن کو اسی بات پر قتل کر دیا تھا کہ اسے اذان کے بعد درود پڑھنے سے منع کیا تھا لیکن وہ باز نھیں آیا تھا۔

آپ کو جان کر بھی حیرت ھوگی اسماعیل پاشا بغدادی نے "ھدیۃ العارفین،، میں جو پھلے استانبول، ترکیہ میں 1951 ئمیں طبع ھوئی پھر دوبارہ بیروت میں ۱۴۰۲ ھمیں آفسیٹ سے طبع ھوئی، کی ج ۲ صفحہ ۳۵۰ پر ذکر کیا ھے: محمد ابن عبد الوھاب نے ایک کتاب ان مسائل سے متعلق لکھی ھے جس میں اس نے پیغمبر کی مخالفت کی تھی ،اور پیغمبر کی مخالفت کا مطلب آپ سے دشمنی کرنا ھے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ھے :"ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبیّن لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل الموٴمنین نولّہ ماتولّیٰ، ونصلہ جھنّم وسائت مصیرا۔

جو راہ ھدایت روشن ھو جانے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اس کا ٹھکانا جھنّم ھے۔

محمد ابن عبد الوھاب کی رد میں لکھی گئی کتابیں

قارئین کرام جانتے ھیں کہ شیخ سلیمان ابن عبد الوھاب، محمد ابن عبد الوھاب کے حقیقی بھائی نے سب سے پھلے اس بدعت ایجاد کرنے والے کی رد میں کتاب لکھی جس کا نام " فصل الخطاب فی الرد علیٰ محمد ابن عبد الوھاب،، رکھا تھا۔ اس کا اسماعیل پاشا نے " ایضاح المکنون ج ۲ ص ۱۹۰ طبع بیروت دار الفکر ۱۴۰۲ئ اور عمر رضا کحالہ نے " معجم الموٴلفین،، ج ۴ ص ۲۶۹ طبع بیروت" داراحیاء التراث العربی،، میں ذکر کیا ھے

اور محمد ابن عبد الوھاب کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک شیخ عبد اللہ بن عیسیٰ صغانی ھیں۔ انھوں نے جو کتاب لکھی اس کا نام " السیف الھندی فی ابانۃ طریقۃ الشیخ النجدی،، ھے۔ اس کا ذکر بھی اسماعیل پاشا نے " ھدیۃ العارفین،، ج ۱ ص ۴۸۸ میں کیا ھے

اس کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک سید علوی ابن حداد بھی ھیں جنھوں نے کتاب "مصباح الانام،، و"جلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی التی اضلّ بھا العوام،، یہ کتاب مطبع عامر کے توسط سے ۱۳۲۵ ھمیں طبع ھوئی۔ اس کا ابو حامد ابن مرزوق نے اپنی کتاب "التوسل بالنبی وبالصالحین،، میں کیا ھے۔ یہ کتاب بھی ابن عبد

الوھاب کے عقائد کی رد میں لکھی گئی ھے۔ موصوف نے ایک اور کتاب بھی بنام "السیف الباتر لعنق المنکر علی الاکابر،، لکھی ھے اس کا ذکر بھی کتاب "التوسل بالنبی وبالصالحین،، صفحہ ۲۵۰ پر ھے۔

محمد ابن عبدالوھاب کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک احمد ابن علی البصری ھیں جو قبانی کے نام سے مشھور تھے۔ انھوں نے اس کے ایک رسالہ کی رد میں "فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبدالوھاب،، کے نام سے ایک کتاب لکھی ھے۔ اس کا تذکرہ بھی ابو حامد مرزوق نے " التوسل بالنبی وبالصالحین،، میں صفحہ ۲۵۰ پر کیا ھے اور اسماعیل پاشا بغدادی نے "ایضاح المکنون،، میں ج ۲ صفحہ ۱۹۰ پر اس کتاب کا نام "فصل الخطاب،، ذکر کیا ھے۔

محمد ابن عبدالوھاب کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک بزرگوار سید احمد ابن زینی دحلان، مفتی مکہ مکرّمہ بھی ھیں۔ انھوں نے "فتوحات اسلامیھ،، کی ج ۲ طبع مصر ۱۳۵۴ ھمطبع مصطفی محمد میں اس کی رد کی ھے اور اس پر طعن کیا ھے (صفحہ ۲۵۱ سے ۲۶۹ تک دیکھئے)

مرحوم زینی دحلان نے لکھا ھے کہ محمد ابن عبدالوھاب کی رد میں بھت سی کتابیں اور رسالے لکھے گئے ھیں لیکن موصوف نے ان کتابوں کے نام نھیں ذکر کئے۔

شیخ یوسف نبھانی نے بھی اس کی رد میں "شواھد الحق فی التوسل بسید الخلق،، کے نام سے ایک کتاب لکھی ھے جو ایک جلد میں طبع ھوئی ھے۔ اس کا ذکر بھی "التوسل بالنبی وبالصالحین،، صفحہ ۲۵۲ پر ھے۔ اس کتاب کے ص ۱۵۱ پر سید احمد ابن دحلان کی کتاب "خلاصة الکلام فی امراء البلد الحرام،، سے نقل ھے۔

ان شبھات کا ذکر جن سے وھابیت نے تمسک کیا

مناسب یہ ھے کہ پھلے ان شبھات کا ذکر کریں جن سے محمد ابن عبدالوھاب نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر تمسک کیا۔

پھر ان کی رد پیش کریں گے اور یہ بیان کریں گے کہ جن باتوں کو اس نے دلیل بنایا ھے وہ سب جھوٹ، افتراء اور عوام فریبی ھے۔

پھر "شواھد الحق،، کے ص ۱۷۶ میں لکھا ھے۔

محمد ابن عبدالوھاب کے پاس اس کے استاد کردی کا خط

محمد ابن عبدالوھاب کی رد کرنے والوں میں سے ایک اس کے استاد شیخ محمد ابن سلیمان کردی شافعی ھیں انھوں نے منجملہ ان باتوں کے جو خط میں اس کی رد کرتے ھوئے لکھا تھا یہ باتیں بھی لکھی تھیں:

عبدالوھاب کے بیٹے! سلام ھو اس پر جس نے راہ راست کی پیروی کی، میں تمھیں اللہ کے لئے نصیحت کرتا ھوں کہ اپنی زبان کو مسلمانوں کی ایذا رسانی سے باز رکھو! چنانچہ اگر کسی شخص کے بارے میں سنو کہ وہ غیر خدا جس سے مدد مانگی جائے اس کے موثر ھونے کا عقیدہ رکھتا ھے تو اسے حق پھچنواؤ اور دلیل پیش کرو کہ غیر خدا میں تاثیر نھیں ھے۔ اب اگر وہ انکار کرے تو صرف اسے کافر قرار دو۔ تمھیں مسلمانوں کے سواد اعظم کو کافر قرار دینے کا کوئی حق نھیں ھے جبکہ تم خود سواد اعظم سے منحرف ھو اور جو شخص سواد اعظم سے منحرف ھو اس طرف کفر کی نسبت دینا زیادہ مناسب ھے، کیوں کہ اس نے اھل ایمان کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ کی پیروی کی ھے خداوند عالم نے فرمایا ھے:

" ومن یشاقق الرّسول من بعد ماتبیّن لہ الھدی ویتّبع غیر سبیل المومنین نولّہ ماتولّٰی ونصلّہ جھنّم وسائت مصیرا،،

" کہ جو شخص راہ ھدایت روشن ھو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اھل ایمان کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ کی پیروی کرے تو ھم اسے اس کے باطل راستہ پر چھوڑ دیں گے اور اسے جھنم میں جلائیں گے اور یہ برا ٹھکانا ھوگا،، اور بھیڑیا گلہ سے الگ ھو جانے والی بکری کو ھی کھاتا ھے۔ انتھیٰ۔

اس کے بعد لکھتے ھیں کہ: مذاھب اربعہ میں سے جن لوگوں نے اس کی رد کی ھے۔ خواہ مشرق کے رھنے والے ھوں یا مغرب کے، بے شمار ھیں۔ کسی نے مبسوط کتاب کی صورت میں رد لکھی اور کسی نے مختصر اور بعض نے صرف امام احمد ابن حنبل کے نصوص سے اس کی رد کی ھے تاکہ یہ واضح ھو جائے کہ وہ جھوٹا ھے، اپنے کو امام احمد بن حنبل کے مذھب کی طرف نسبت دینے میں فریب دھی سے کام لے رھا ھے اور اپنے کلام کو اس طرح تمام کیا ھے کہ "ھم نے جو کچھ ذکر کیا اس سے وہ تمام باتیں باطل ھو جاتی ھیں جو محمد ابن عبدالوھاب نے گڑھی ھیں اور جن کے ذریعہ مومنین کو دھوکہ دے رھا ھے اور خود اس نے اور اس کے پیروؤں نے ان کی

جان ومال کو مباح قرار دے رکھا ھے،،۔ (خلاصہ کلام سید احمد دحلان)

کچھ اور افراد جنھوں نے اس کی رد میں کتابیں لکھیں

محمد ابن عبد الوھاب کی رد میں لکھنے والوں میں شیخ عطاء مکی بھی ھیں ،انھوں نے " انصار الھندی فی عنق النجدی،،نام کی کتاب لکھی۔اس کا تذکرہ " التوصل بالنبی و بالصالحین،،میں ص ۲۵۰ پر ھے۔

اسی طرح اس کی رد میں لکھنے والوں میں بیت المقدس کے ایک عالم ھیں جنھوں نے " السیوف الصقال فی اعناق من انکر علی الاولیا بعد الا نتقال،، لکھی اس کا تذکرہ بھی "التوسل بالنّبی وبالصالحین،،میں ص ۲۵۰ پر ھے۔ایک اور بزرگ شیخ ابراھیم حلمی قادری اسکندری نے بھی اس کی رد کی ھے،انھوں نے جو کتاب لکھی ھے اس کا نام " جلال الحق فی کشف احوال اشرار الخلق،،ھے۔یہ کتاب اسکندریہ میں ۱۳۵۵ھ میں طبع ھوئی ھے اس کا تذکرہ " التوسل بالنبی وبالصالحین،،میں ص ۲۵۳ پر ھے۔

شیخ مالکی جزائری نے بھی اس کی رد کی ھے۔انھوں نے " اظھار العقوب ممن منع التوسّل بالنّبی والولی الصدوق،،نام کی کتاب لکھی ھے۔اسے صاحب کتاب " التوسّل با لنّبی وبالصالحین،،نے ص ۲۵۲ پر ذکر کیا ھے۔ شیخ عفیف الدین عبد اللہ ابن داؤد حنبلی نے بھی اس کی رد میں " الصّواعق والرعود،،نام کی کتاب لکھی۔اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبالصالحین،،کے ص ۲۴۹ پر ھے اور سید علوی ابن احمد حداد کا قول نقل کیا ھے کہ ' بصرہ، بغداد، حلب، اور احساء کے بزرگ علماء نے بھی اس کتاب کی تائید کی ھے اور اپنی تفریظوں میں بھی اس کی تعریف کی ھے۔اور اس کی رد لکھنے والوں میں ایک شیخ عبد اللہ ابن عبد اللطیف شافعی ھیں ۔انھوں نے " تجرید الجھاد لمدی الاجتھاد،،ص ۲۴۹ پر ھے۔

اس کی رد کرنے والوں میں شیخ محقق محمد ابن الرحمن بن عفالق الحنبلی ھیں انھوں نے کتاب تحکم المقلدین بمن ادّعی تجدید الدین،، لکھی۔اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی و بالصالحین،،می ں ص۲۴۹ پر ھے اور یہ بھی ذکر ھے کہ انھوں نے ھر اس مسئلہ کی جسے محمد ابن عبد الوھاب نے گڑھا ھے خوب رد کی ھے۔

اسی طرح طائف کے ایک عالم شیخ عبد اللہ ابن ابراھیم میر غینی ھیں انھوں نے "تحریض الاغبیاء علی الا ستغاثۃ بالانبیاء والاولیاء،،نامی کتاب لکھی ھے اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبالصالحین،،میں صفحہ ۲۵۰ پر ھے۔

شیخ طاھر سنبل حنفی انھوں نے "الانتصار للاولیاء الابرار،،نام کی کتاب لکھی اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبالصالحین،،میں صفحہ ۲۵۰ پر ھے۔

شیخ مصطفی حمامی مصری نے بھی اس کی رد میں "غوث العباد ببیان الرشاد،،نام کی کتاب لکھی جو طبع ھو چکی ھے اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبالصالحین،،میں صفحہ ۲۵۳ پر ھے۔

اس کی رد لکھنے والوں میں علامہ محقق شیخ صالح کواشی تونسی بھی ھیں انھوں نے اس کی رد میں "رسالہ مسجعہ محکمۃ،،لکھا اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبا لصالحین،،میں صفحہ ۲۵۱ پر ھے اور لکھا ھے کہ علامہ موصوف نے اس رسالہ کے ذریعہ ابن عبد الوھاب کے ایک رسالہ کی رد کی ھے۔علامہ مذکور کا یہ رسالہ "سعادۃ الدارین فی الرد علی الفریقین،،کے ضمن میں طبع ھوا ھے نیز اس کی رد تونس کے شیخ الاسلام اسماعیل تمیمی مالکی نے بھی لکھی ھے۔انھو ں نے رد علی محمد ابن عبد الوھاب کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبالصالحین،، صفحہ ۲۵۱ پر ھے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذکر کیا ھے کہ مذکورہ کتاب کافی محققانہ اور ٹھوس ھے اس کے ذریعہ ابن عبد الوھاب کے ایک رسالہ کی رد کی گئی ھے یہ کتاب تونس میں شائع ھوئی ھے۔

علامہ مفتی فاس الشیخ مھدی وزّانی نے بھی اس کی رد کی ھے انھوں نے جواز توسل کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ھے،اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی وبا لصالحین،،میں صفحہ ۲۵۲ پر ھے۔

اور ابو حامد ابن مرزوق نے " التوسّل بالنّبی وبالصالحین،،کے صفحہ ا پر ذکر کیا ھے جس کے الفاظ یہ ھیں: ائمہ اربعہ کے بعض پیروؤں نے اس کی اور اس کے مقلدین کی بھت سی عمدہ تالیفات کے ذریعہ رد کی ھے۔

اور حنبلوں میں اس کی رد کرنے والوں میں سے اس کے بھائی سلیمان ابن عبد الوھاب ھیں اور شام کے حنبلیوں میں سے آل شطی اور شیخ عبد ال لھقدومی نابلسی ھیں جنھوں نے اپنے سفر نامہ میں اس کی رد لکھی اور یہ سب کتابیں "زیارۃ النّبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم والتوسل بہ وبا لصالحین من امتھ،،کے حاشیہ پر شائع ھوئی ھیں اور کھا کہ محمد ابن عبد الوھاب اپنے مقلدین سمیت خوارج میں سے ھے۔جن لوگوں نے اس مطلب پہ نص کی ھے ان میں سے علامہ محقق سیّد محمد ا مین بن عابدین بھی

ھیں جنھوں نے اپنے حاشیہ " ردالمختار علیٰ الدر المختار،، میں باغیو ں کے باب میں اور شیخ صاوی مصری نے جلالین کے حاشیہ میں صریحاً لکھا ھے کہ یہ اور اس کے مقلدین خوارج میں سے ھیں کیوں کہ یہ " لا الہ الّا اللہ محمد رسول اللہ،، کھنے والوں کو اپنی رائے سے کافر کھتے ھیں اور اس میں کوئی شک نھیں ھے کہ مسلمانوں کو کافر کھنا خوارج اور دوسرے بدعت کاروں کی علامت ھے جو اھل قبلہ میں سے اپنے مخالفین کو کافر قرار دیتے ھیں۔

محمد ابن عبد الوھاب اور اس کے ماننے والوں کی بنیادی عقائد فقط چار ھیں۔ خداوند عالم کو اس کی مخلوق کے مشابہ قرار دینا، الوھا بیت اور ربوبیت دونوں کی توحید کو ایک ماننا، نبی صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم، کی عزت نہ کرنا، اور مسلمانوں کو کافر قرار دینا، اور یہ ان تمام عقائد میں احمد ابن تیمیہ کا مقلد ھے اور احمد ابن تیمیہ پھلے عقیدہ میں کرامیہ اور مجسمیہ حنبلیہ (جو خدا کے لئے ھاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے جسم کے قائل ھیں) کا مقلّد ھے اور چوتھے عقیدہ میں ان دونوں فرقوں اور فرقۂ خوارج کا پیرو ھے۔

اور وھابیوں کے نزدیک نقل دین کے سلسلہ میں بھی ثقہ اور قابل اعتماد افراد ابن تیمیھ، اس کے شاگرد ابن قیم اور محمد ابن عبد الوھاب ھی ھیں۔ چنانچہ علماء مسلمین میں سے کسی عالم پر وہ اعتماد نھیں کرتے اور اس کی کوئی قدر نھیں جانتے جب تک کہ اس کے کلام میں کوئی ایسا شبہ نہ پایا جاتا ھو جو ان کی رائے اور خواھش کی تائید کرے چنانچہ یہ وسیع دین اسلام ان کے نزدیک تین مذکورہ بالا افراد میں محصور ھے۔ نیز کتاب التوسل النبیّ ص ۲۴۹ پر اس عنوان کے تحت "محمد ابن عبد الوھاب کی رد کرنے والے علماء خواہ اس کے ھم عصر ھوں یا اس کے بعد میں آنے والے ان کی ایک جماعت کا تذکرہ کیا ھے جن میں مندرجہ ذیل نام گنائے ھیں: علامہ عبد الوھاب ابن احمد برکات شافعی احمدی مکّی، علامہ سید منعمی، جب محمد ابن عبد الوھاب نے ایک ایسی جماعت کو جنھوں نے اپنے سر نھیں منڈائے تھے قتل کر دیا تو موصوف نے ایک قصیدہ کے ذریعہ اس کی رد کی تھی۔

علامہ سید عبد الرحمن جو احساء کے بزرگ ترین علماء میں سے ھیں، انھوں نے ایک زور دار قصیدہ کے ذریعہ اس کی رد کی اس قصیدہ میں سرسٹھ (٦٧) اشعار ھیں جس کا مطلع یہ ھے:

بدت فتنۃ اللیل قد غطّت الافق وشاعت فکادت تبلغ الغرب والشرقا

(فتنہ شب ظاھر ھوا جس نے افق کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پھیلا تو مغرب اور مشرق تک پھونچ گیا۔)

شیخ عبد اللہ ابن عیسیٰ مویسی، شیخ احمد مصری احسائی، شیخ محمد ابن شیخ احمد ابن عبد الطیف احسائی اور ص ۱۰۵ پر اس عنوان کے تحت کہ " محمد ابن عبد الوھاب پیغمبر پر درود بھیجنے سے منع کرتا تھا،، لکھا ھے جس کے الفاظ یہ ھیں اور " صاحب کتاب "مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی التی اضلّ بھا العوام،، سید علوی ابن احمد ابن حسین ابن سید عارف باللہ عبد اللہ ابن علوی حداد نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ھے، پھر سید احمد بن زینی دحلان نے اپنے رسالہ "الدرر السنیۃ فی الرد علی الوھابیۃ،، میں لکھا ھے کہ محمد ابن عبد الوھاب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات پڑھنے سے روکتا تھا اور منبروں پر بلند آواز سے صلوات پڑھنے کو روکتا تھا اور ایسا کرنے والے کو اذیّت اور سخت سزا دیتا تھا حتی کہ اس نے ایک نابینا کو جو ایک صالح اور خوش آواز موٴذن تھا قتل کر دیا۔ اسے اذان کے بعد منارہ پر صلوات پڑھنے سے روکا تھا لیکن وہ باز نھیں آیا نتیجہ میں اسے جان سے مار ڈالا اور کھا کہ طوائف کے گھر باجہ بجانے والے کا گناہ اس شخص کی بہ نسبت کم ھے جو منارہ پر پیغمبر اسلام پر درود پڑھے۔

اور صفحہ ۲۵۰ پر لکھا ھے کہ سید علوی ابن احمد حداد نے فرمایا میں نے مذاھب اربعہ کے بے شمار بڑے بڑے علماء کے جوابات دیکھے ھیں یہ علماء حرمین شریفین، احساء، بصرہ بغداد، حلب، یمن اور دوسرے اسلامی شھروں کے رھنے والے تھے جنھوں نے نثر و نظم دونوں میں جوابات لکھے۔ میرے پاس ابن عبد الرّزاق حنبلی کی اولاد میں سے ایک شخص کا مجموعہ لایا گیا اس میں بھت سے علماء کی جانب سے لکھی گئی رد موجود تھیں۔

اس کے بعد لکھا ھے: اور میرے پاس شیخ محدث صالح فلانی مغربی ضخیم کتاب لائے جس میں علماء مذاھب اربعہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، اور حنبلیہ کے خطوط اور جوابات تھے جو محمد ابن عبد الوھاب کے جواب میں لکھے گئے تھے۔ اور ص ۲۴۸ پر ھے۔ محمد ابن عبد الوھاب کی رد بھت سے علماء نے کی ھے۔ اس کے ھم عصر علماء نے بھی اور بعد میں آنے والے علماء نے بھی اور اب تک علماء اسلام کے اعتراضوں کے تیر اس کو نشانہ بناتے رھتے ھیں۔

اس کے ھم عصر رد کرنے والوں میں پیش پیش احساء کے حنبلی تھے اور در حقیقت تمام اعتراضات ابن تیمیہ کو نشانہ بنا رھے تھے۔

مؤلف کھتا ھے: ابوالفضل قاسم مجوب مالکی نے بھی ایک رسالہ کے ذریعہ جس کا تذکرہ احمد ابن ضیاف کی کتاب "اتحاف اھل الزمان باخبار ملوک تونس وعھد الامان"، میں ملتا ھے، محمد ابن عبدالوھاب کی رد کی ھے اور اس کے آراء اور فتاوی کو باطل قرار دیا ھے۔
اس رسالہ کا ایک حصّہ حاج مالک داؤد کی کتاب "الحقائق الاسلامیۃ فی الرد علی المزاعم الوھابیۃ بادلّۃ الکتاب والسنۃ النبویۃ"، سے ملحق کر کے ۱۴۰۳ ئمیں طبع ھوا تھا اور دوبارہ آفسٹ سے ترکیہ میں ۱۴۰۵ ئمیں طبع ھوا۔
جھاں میری واقفیت میں علماء مذاھب اربعہ کی جانب سے رد اور طعن محمد ابن عبدالوھاب پر کی گئیں وہ میں نے درج کر دیں۔

احمد ابن تیمیہ حرانی اور اس پر کئے گئے اعتراضات

محمد ابن عبدالوھاب کے امام، احمد ابن تیمیہ جس کے آراء وافکار کی اس نے تقلید کی ھے اور جس کے عقائد کو اس نے اخذ کیا اور جس پر اپنے دین کی بنیاد رکھی اور نتیجہ میں صراط مستقیم سے نہ صرف خود بھٹکا بلکہ اور بھت سے مسلمانوں کو بھی گمراہ کیا ھے اس کے بارے میں علماء کے اقوال نقل کئے جاتے ھیں۔
چنانچہ علماء مکہ کے بقول جیسا کہ کتاب "سیف الجبار المسلول علی اعداء الابرار"، طبع ترکیہ ۱۹۷۹ء کے ص ۲۴ پر ھے کہ: بد بخت ابن تیمیہ کے دور کے علمانے اس کی گمراھی اور اس کے قید کرنے پر اجماع کیا ھے اور اعلان کیا گیا ھے کہ جو شخص ابن تیمیہ کے عقیدوں پر ھو گا اس کا مال اور خون مباح ھے۔ "کشف الظنون"، ج ۱ ص ۲۲۰ پر ھے کہ علماء نے اس کی رد میں بھت مبالغہ کیا ھے یھاں تک کہ تصریح کی ھے کہ یہ شخص (ابن تیمیہ) جسے شیخ الاسلام کھا گیا ھے، کافر ھے، اس کی کتاب کی جلد ۲ ص ۱۴۳۸ پر ھے: ابن تیمیہ نے اپنی کتاب "العرش وصفتہ"، میں ذکر کیا ھے کہ خداوند عالم کرسی پر بیٹھتا ھے اور ایک جگہ خالی چھوڑ کر رکھی ھے جھاں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھیں گے۔ اس کو ابو حیان نے کتاب "النھر"، میں قول خدا "وسع کرسیہ السموات والارض"، کے ذیل میں لکھا ھے: میں نے احمد ابن تیمیہ کی کتاب "العرش"، میں اسی طرح پڑھا ھے۔ انتھی
اور اسی کتاب کے ص ۱۰۷۸ پر احمد ابن تیمیہ حنبلی کی ایک کتاب بنام "الصراط المستقیم والرد علی اھل الجحیم"، کا ذکر کیا ھے اور اسی میں ایسی باتیں لکھی ھیں جن کا تذکرہ کرنا مناسب نھیں ھے مثلاً عبداللہ ابن عباس کو کافر قرار دینا۔ حصینی نے اپنی کتاب میں اس کی رد لکھی ھے۔ جامعہ ازھر کے ایک عالم شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی نے اپنی کتاب "تطھیر الفواد من دنس الاعتقاد"، میں ص ۹ پر ابن تیمیہ کے بارے میں لکھا ھے کہ اس نے اپنی کتاب "الواسطہ"، وغیرہ کی تالیف کی تو ایسی باتیں گڑھیں جن سے مسلمانوں کے اجماع کو پارہ کر دیا۔ اس نے کتاب خدا، صریح سنت اور سلف صالح کی مخالفت کی ھے۔ اپنی فاسد عقل کا مطیع ھوا ھے اور جان بوجھ کر گمراہ ھوا ھے۔ اس کا معبود اس کی ھوائے نفس ھے۔ اسے یہ گمان ھوا ھے کہ جو کچھ اس نے بیان کیا ھے حق ھے حالانکہ وہ حق نھیں ھے بلکہ یہ جھوٹ اور قول منکر ھے، اور اسی کتاب کے ص ۱۳ پر ھے: یہ کتاب ابن تیمیہ کی بھت سی من گڑھت باتوں پر مشتمل ھے جو کتاب وسنّت اور جماعت مسلمین کے مخالف ھے۔
اور صفحہ ۱۰ /۱۱ پر ھے: وہ برابر اکابر کے پیچھے پڑا رھا یھاں تک کہ اس کے زمانے والے اس کے خلاف مجتمع ھوئے اسے فاسق قرار دیا اور بدعتی ٹھرایا بلکہ ان میں سے زیادہ لوگوں نے اسے کافر قرار دیا۔
اور صفحہ ۱۷ پر ھے: اپنے زمانے میں ابن تیمیہ کا وتیرہ ادب اور ھر زمانے میں اس کے پیروؤں کا یھی طریقہ رھا ھے کہ:
"یقولون آمنّا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمومنین، یخادعون اللّھوالذین آمنوا ومایخدعون الاانفسھم ومایشعرون"، یہ لوگ کھتے ھیں کہ ھم اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے ھیں حالانکہ یہ مومن نھیں ھیں۔ یہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ھیں حالانکہ یہ خود اپنے کو دھوکہ دے رھے ھیں اور انھیں اس کا احساس نھیں ھے۔"
مؤلف کھتا ھے: یہ منافقیں کی صفت ھے جسے خداوند عالم نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ھے۔
اور یافعی نے "مرآۃ الجنان"، ج ۴ / ص ۲۴۰ طبع حیدرآباد دکن ۱۳۳۹ ھمطبع دائرۃ المعارف النظامیہ میں ابن تیمیہ کے بعض مھمل اقوال کا ذکر کیا ھے مثلاً لکھا ھے: خدا حقیقتاً عرش پر بیٹھا ھے اور الفاظ وآواز سے گفتگو کرتا ھے پھر لکھا ھے کہ دمشق میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کے عقیدہ پر ھو گا اس کی جان اور اس کا مال مباح ھے۔
اور صفحہ ۲۷۸ پر ۲۸۷ کے واقعات کے سلسلہ میں ھے: اس (ابن تیمیہ) کے عجیب وغریب مسائل ھیں جن کے بارے میں اس پر طعن وتشنیع کی گئی ھے اور جن کے

سب مذھب اھل سنّت ترک کرنے کی خاطر اسے قید کیا گیا۔ پھر اس کی بھت سی برائیوں کو شمار کراتے ھوئے لکھا ھے کہ :اس کی قبیح ترین برائی یہ تھی کہ اس نے پیغمبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے منع کر دیا تھا۔ آپ پر اور دوسرے اولیاء خدا اور اس کے برگزیدہ بندوں پر طعن و تشنیع کی تھی اور اسی طرح مس ٔلہ طلاق وغیرہ کے سلسلہ میں اس کا مسلک اور جھت کے بارے میں اس کا عقیدہ اور اس بارے میں جو باطل اقوال اس سے نقل ھوئے ھیں یہ سب اور اس کے علاوہ اور بھی بھت سی باتیں اس کے قبائح میں سے ھیں۔

شیخ ابن حجر ھیتمی نے "تحفہ،، میں لکھا ھے: خدا کی جسمیت یا اس کے جھت میں ھونے کا دعویٰ ایسا ھے کہ اگر کوئی اس کا عقیدہ رکھے تو کافر ھے۔ سفینۃ الراغب ص ۴۴ طبع بولاق مصر ۱۲۵۵ئ

شیخ یوسف نبھانی نے اپنی کتاب "شواھد الحق،، کے صفحہ ۱۷۷ پر لکھا ھے: چوتھا باب، ابن تیمیہ کے اوپر علماء مذاھب اربعہ کے اعتراضات کی عبارتیں اور اس کی کتابوں پر کئے گئے ایرادات اور بعض اھم مسائل جیسے خداوند عالم کا ایک خاص جھت وسمت میں ھونا، کے بارے میں اھل سنّت کی مخالفت کے بیان میں۔ پھر ایک جماعت کا ذکر کیا ھے جنھوں نے اس پر طعن کیا ھے لکھا ھے:

"انھیں طعن کرنے والوں میں سے امام ابو حیان ھیں جو ابن تیمیہ کے دوست تھے۔ جب اس کی بدعتوں سے باخبر ھوئے تو اس کو بالکل چھوڑ دیا اور لوگوں کو اس سے دور رھنے کی تاکید کی۔ اور انھیں میں سے امام عز الدین ابن جماعۃ ھیں انھوں نے اس کی رد کی ھے اور اسے برا کھا ھے۔،،

انھیں میں سے ملا علی قاری حنفی ھیں انھوں نے شفاء کی شرح میں لکھا ھے : حنبلیوں میں سے ابن تیمیہ نے افراط سے کام لیا چنانچہ اس نے زیارت نبی کے لئے سفر کرنے کو حرام قرار دیا ھے۔ اسی طرح اس کے مقابل والے نے بھی افراط سے کام لیا ھے چنانچہ کھا ھے :زیارت کا باعث تقرب خدا ھونا ضرویات دین میں سے ھے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ھے۔ اور شاید یہ دوسرا قول حق سے قریب ھے کیونکہ جس کے مستحب ھونے پر اجماع ھو اس کا حرام قرار دینا کفر ھوگا کیونکہ یہ مباح متفق علیہ کے حرام قرار دینے سے بڑہ کر ھے۔

اور انھیں میں سے شہاب الدین خفاجی حنفی ھیں جن کے کلام کو اس طرح ذکر کیا ھے :ابن تیمیہ نے ایسی خرافات باتیں لکھی ھیں جن کا ذکر کرنا مناسب نھیں کیونکہ یہ باتیں کسی عقلمند انسان کی ھو ھی نھیں سکتیں چہ جائیکہ ایک پڑھے لکھے آدمی کی زبان اور قلم سے صادر ھوں۔ چنانچہ ابن تیمیہ کا یہ کھنا کہ "قبر پیغمبر اسلام کی زیارت حرام کام ھے،، کذب محض، لغو ھے اور بکواس ھے۔ اس کا یہ کھنا "اس کے بارے مے ں کوئی نقل موجود نھیں ھے،، باطل ھے کیونکہ امام مالک، امام احمد، اور امام شافعی رضی اللّٰعنھم کا مذھب یہ ھے کہ سلام ودعا میں قبر شریف کی طرف رخ کرنا مستحب ھے اور یہ بات ان بزرگوں کی کتابوں میں درج ھے۔

اور انھیں میں سے امام محمد زرقانی مالکی ھیں۔ (نبھانی نے ان کے کچہ کلام کو مواھب لدنیہ کی شرح میں نقل کیا ھے جسے ھم یھاں پیش کررھے ھیں:

"لیکن ابن تیمیہ نے اپنے لئے ایک جدید مذھب ایجاد کیا ھے اور وہ ھے قبروں کی تعظیم نہ کرنا ۰۰۰ کیا یہ شخص جس بات کا علم نھیں رکھتا اس کے جھٹلانے سے شرماتا ھے ؟ اور ابن تیمیہ کی طعن و تشنیع کے سلسلے میں اپنی پچھلی والی بات دھرائی ھے۔

اور انھیں میں سے امام کمال الدین زملکانی شافعی متوفی ۷۲۷ ھئنے کشف الظنون میں ان کی ایک کتاب "الذرۃ المضیہ فی الرد علی ابن تیمیہ،، کا ذکر کیا ھے انھوں نے ان مسائل میں اس سے مناظرہ کیا ھے جن میں وہ مذاھب اربعہ سے منحرف ھوگیا ھے اور ان میں قبیح ترین مسئلہ اس کا انبیاء وصالحین خصوصاً سید المرسلین کی قبروں کی زیارت اور آپ کے وسیلہ سے خدا سے مانگنے کو منع کرنا ھے۔

اور انھیں میں سے امام کبیر شھیر تقی الدین سبکی شافعی ھیں (ابن تیمیہ پر اعتراضات کو ان کی کتاب شفاء السقام فی زیارت خیر الانام علیہ السلام سے نقل کیا ھے) اس کتاب میں انھوں نے اسے بدعتی کھا ھے۔ اور انھیں میں سے حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی ھیں (انھوں نے اپنی کتاب فتح الباری فی شرح البخاری میں اس پر رد کی ھے)اور انھیں میں سے امام عبد الرؤوف مناوی شافعی ھیں انھوں نے شرح شمائل میں کھا ھے :اور ابن قیّم کا اپنے شیخ ابن تیمیہ کے حوالے سے یہ کھنا کہ "مصطفی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے پروردگار کو اپنے دونوں شانوں کے درمیان اپنے ھاتہ رکہ کر دکھائے تو خدا اس جگہ کو بالوں کو نوازا۔ اس کی ردشارح یعنی ابن حجر مکّی نے اس طرح کی بات ان دونوں (ابن تیمیہ وابن قیم) کی بدترین گمراھی ھے اور یہ ان دونوں کے اس عقیدہ پر مبنی ھے کہ خدا جھت اور جسم رکھتا ھے۔ خداوند عالم ظالموں کے اس قول سے کھیں بزرگ وبرتر ھے اس کے بعد مناوی نے لکھا ھے :اب میں کھتا ھوں ان دونوں کا بدعتیوں میں سے ھونا مسلّم ھے۔

اور انھیں میں سے ھمارے دوست عالم با عمل، فاضل کامل، شیخ مصطفی ابن احمد سطی جنبلی دمشقی حفظ اللہ وجزاہ اللہ احسن الجزاء ھیں۔ موصوف نے ایک مخصوص رسالہ تالیف کیا ھے جس کا نام (النقول الشرعیہ فی الرد علی الوھابیۃ) ھے۔ انھیں میں سے امام شھاب الدین احمد بن حجر ھیثمی مکی شافعی ھیں انھوں نے ابن تیمیہ پر بھت سخت ردو تنقید کی ھے۔

اور نبھانی نے شواھد الحق کے ص ۱۹۱ پر پھلے توان لوگوں کے نام نقل کئے ھیں جنھوں نے ابن تیمہ کو طعن و تشنیع کی اور جن کا ذکر ابھی گزرا ھے۔ اس کے بعد کھتے ھیں: لھذا ثابت ھوا اور آفتاب نصف النھار کی طرح روشن ھوا کہ علماء مذھب اربعہ نے ابن تیمیہ کی بدعتوں کے رد کرنے پر اتفاق کیا ھے اور کچھ علماء نے اس کی نقل کی صحت پر طعن کیا ھے تو بھلا جن مسائل میں دین سے انحراف کیا ھے اور اجماع مسلمین کی مخالفت کی ھے خاص کر ان مسائل میں جو سید المر سلین سے متعلق ھیں اس کی کھلی ھوئی غلطی پر سخت طعن و تشنیع کیوں نہ کرتے۔

حنفیوں میں سے جنھوں نے اس کی نقل کے صحیح ھونے پر طعن کیا ھے شھاب الدین خفاجی شارح الشفاء ھیں جن کا ذکر گزر چکا ھے۔ اور مالکیو ں میں سے امام زرقانی ھیں شرح مواھب میں، یہ تذکرہ بھی گزر چکا ھے۔ اور شافیوں میں سے امام سبکی ھیں جیسا کہ ان کی کتاب شفاء السقام میں مذکور ھے اس میں انھوں نے یہ واضح کیا ھے کہ نہ صرف یہ کہ ابن تیمیہ کی رائے غلط ھے بلکہ اس کے نقل کئے ھوئے وہ احکام شرعیہ بھی صحیح نھیں ھیں جس کے ذریعہ اس نے اپنی بد عت کی تقویت پر استدلال کیا ھے اور انھیں مذاھب اربعہ کی طرف منسوب کیا ھے حالانکہ ائمہ مذاھب اربعہ نے وہ احکام نھیں بیان کئے ھیں۔ اسی طرح اس کے نقل کی عدم صحت کا ذکر امام ابن حجر ھیثمی نے بھی اس کے اوپر اپنے اعتراضات میں کیا ھے اور یہ بات پوشیدہ نھیں ھے کہ یہ چیز ایک عالم کے اندر بھت بڑا عیب اور بھت بڑا اخلاقی جرم ھے جو اس پر اعتماد کو ضعیف کر دیتا ھے اور اس کے منقولات کے اعتبار کو ساقط کر دیتا ھے چاھے وہ احفظ حفاظ اور اعلم علماء میں سے ھو اور ابن تیمیہ کے منقولات کے معتبر نہ ھونے کی تقویت اس قول سے بھی ھوتی ھے جو اس کے بارے میں حافظ عراقی نے کھا ھے۔ کلام نھبانی تمام ھوا۔ شواھد الحق ص ۱۷۷ تا ۱۹۱

ابن تیمیہ کا ذکر ڈاکٹر حامد حفنی داوٗد حنفی نے بھی اپنی کتاب (نظرات فی الکتب الخالدۃ) ص ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۳۹۹ء دار المعلم للطباعۃ میں کیا ھے اور اسے بدعتی قرار دیا ھے اور حاشیہ میں اس کلمہ پر نوٹ لگایا ھے کہ : اکثر علماء اھل سنّت نے اس کے بدعتی ھونے کا قول اختیار کیا ھے رہ گئے صوفیہ تو انھوں نے اس پر اجماع کیا ھے، امام تقی الدین سبکی اور ابن تیمیہ کے درمیان فقہ وعقیدہ کے اکثر گوشوں کے بارے میں خط و کتابت ھوتی ھے۔ دیکھئے ھماری کتاب (التشریع الاسلامی فی مصر) انتھی۔

عبد الغنی حمادہ اپنی کتاب (فضل الذاکرین والرد علی المنکرین) طبع سوریہ اَدٰلَبْ ۹۱ ۱۳ء ص ۲۳ پر اس طرح وھابیت پر طعن کرتے ھیں :

شیخ وھابیت ابن تیمیہ کے بارے میں علامہ مصر علاء الدین بخاری نے لکھا ھے کہ : ابن تیمیہ کافر ھے جیسا کہ اس کے زمانے کے بزرگ عالم زین الدین حنبلی نے کھا ھے کہ میرا اعتقاد یہ ھے کہ ابن تیمیہ کافر ھے اور کھتے تھے کہ امام سبکی رضی اللہ عنہ ابن تیمیہ کی تکفیر سے معذور ھیں کیونکہ اس نے امت اسلامیہ کو کافر قرار دیا ھے اور اسے قول خدا: "اتخذوا احبار ھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ،، کی تفسیر کرتے ھوئے یھودونصاریٰ سے تشبیہ دی ھے۔ علماء مذاھب نے لکھا ھے کہ : ابن تیمیہ زندیق ھے کیونکہ وہ پیغمبر اسلام اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی توھین کرتا تھا اور اس کی کتابیں خداوند عالم کی تشبیہ اور اسے صاحب جسم قر ار دینے سے بھری ھوئی ھیں۔ اور اس کے زمانے کے علامہ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے کھا ھے۔ ابن تیمیہ ایک ایسا بندہ ھے جسے خدا نے رسوا، گمراہ، اندھا، بھرا اور ذلیل کیا ھے۔ ا س کے خلاف مذاھب اربعہ میں سے اس کے دور کے علماء اٹھ کھڑے ھوئے اور اکثر نے اس کو فاسق اور کافر قرار دیا ھے۔ علماء نے کھا ھے کہ ابن تیمیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو کافر قرار دینے میں خوارج کے مذھب کا اتباع کیا ھے۔

اور ائمہ حفاظ نے کھا ھے کہ ابن تیمیہ خوارج میں سے ھے، جھوٹا ھے، شریر ھے، افترا پرداز ھے۔ "فضل الذاکرین،، میں لفظ بہ لفظ موجود ھے۔

اور ابو حامد مرزوق شامی نے اپنی کتاب۔ " التوسل بالنّبی وبالصالحین،، مطبوعہ ترکیہ طبع آفسٹ ۸۴ ۱۹ء کے ص ۴ پر لکھا ھے:

" ایک بار ابن تیمیہ نے دمشق کے ممبر پر جانے کے بعد کھا : " خداوند عالم اسی طرح عرش سے اترتا ھے جیسے میں ممبر سے اتر رھا ھوں اور ایک زینہ نیچے اتر کر دکھایا ھے،، اس کے بعد ابو حامد نے لکھا ھے کہ اس واقعہ کو دیکھنے والوں میں فقیہ سیاح ابن بطوطہ مغربی بھی ھیں اور " التوسل بالنّبی وبالصالحین،، کے ص ٦ پر ابن تیمیہ سے نقل کیا ھے کہ ابن تیمیہ نے لکھا ھے کہ " خدا حق تعالیٰ عرش کے اوپر ھے،، اور اسی کتاب کے ص ۲۱٦ پر کتاب " دفع شبہ من شبّہ وتمرّد،، طبع مصر ۵۰ ۱۳ھ مطبع عیسیٰ حلبی، تصنیف ابو بکر حصنی دمشقی متوفی ۸۲۹ء سے نقل کرتے ھوئے لکھا ھے کہ مصنف مذکور نے ابن تیمیہ کے بارے میں کھا ھے :"میں نے اس خبیث (ابن

تیمیہ) کے کلام کو دیکھا جس کے دل میں انحراف کا مرض ہے جو فتنہ پیدا کرنے کے لئے متشابہ آیات واحادیث کا اتباع کرتا ہے اور عوام وغیر عوام میں سے ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جس کے ھلاک کرنے کا خدا نے ارادہ کیا تھا، میں نے اس میں ایسی باتیں پائیں جن کو ادا کرنے کی مجھ میں قدرت نہیں ہے اور نہ میری انگلیوں اور قلم میں انھیں تحریر کرنے کی جرأت ہے کیونکہ اس نے پروردگار عالم کی اس بات پر تکذیب کی ہے کہ اس نے کتاب مبین میں اپنے کو منزہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس کے برگزیدہ اور منتخب افراد خلفاء راشدین اور ان کے صالح پیروکاروں کی توھین اور عیب جوئی کی ہے لھذا میں نے ان کا ذکر کرنا مناسب نہ جانا اور صرف ان باتوں کو ذکر کیا جنھیں ائمہ متقین نے ذکر کیا تھا اور جن پر ان کا اتفاق ہے وہ یہ کی ابن تیمیہ بدعتی اور دین سے خارج ہے۔

حافظ ابن حجر نے " الفتاوی الحدیثیہ،، ص ۸٦ پر لکھا ہے کہ " ابن تیمیہ ایسا بندہ ہے جسے خدا نے رسوا، گمراہ، اندھا، بھرہ، اور ذلیل بنا دیا ہے اور اسی بات کی تصریح ان اماموں نے بھی کی ہے جنھوں نے اس کے فاسد ہونے اور اس کی باتوں کو جھوٹ ہونے کا بیان کیا ہے اور جو شخص اسے جا ننا چاھتا ہو وہ امام مجتھد ابوالحسن سبکی جن کی ،امامت، جلالت، شان اور مرتبہ اجتھاد تک پہنچنے پر اتفاق ہے ان کے اور ان کے فرزند تاج اور شیخ امام عزّ بن جماعہ اور شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ، میں سے ان کے ہم عصر علماء کے کلام کو ملاحظہ کریں، ابن تیمیہ نے صرف متاخرین صوفیہ کے اوپر اعتراض کرنے پر اکتفاء نہیں کی ہے بلکہ عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنھما ،، جیسے حضرات پر بھی اعتراض کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس کے کلام کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور چاہئے کہ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ بدعتی گمراہ، گمراہ کن، جاھل اور غلو کرنے والا ہے، خدا اس کے ساتھ اپنے عدل سے معاملہ کرے اور ہمیں اس کے طریقہ، عقیدہ، اور عمل سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

کلام ابن حجر تمام ھوا اسے ہم نے تطھیر الفواد من دنس الاعتقاد ص ۹ طبع مصر ۱۳۱۸ء تصنیف شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی سے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد کھا کہ وہ خدا کے لئے سمت کا قائل ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے جسمیت، محاذات، اور استقرار کا قائل ہے ۔

کتاب "التوسل بالنّبی وبالصالحین،، میں ابن تیمیہ پر اور بھی بھت سے طعن ہیں جن کو چند عناوین کے تحت ذکر کیا ہے، جو حسب ذیل ہیں۔

• علّامہ شھاب الدین احمد بن یحییٰ حلبی کی جھت کے بارے میں ابن تیمیہ پر رد۔
• ابن تیمیہ کے اس زعم کا ابطال کہ خدا حق تعالیٰ عرش کے اوپر ہے۔
• عقیدہ ابن تیمیہ جس کے سبب اس نے جماعت مسلمین سے مخالفت کی ہے اور انھیں برا کھا ہے جسے قرآن میں طعن کرنے والے اوباش ملحدین سے حاصل کیا ہے۔
• ابن تیمیہ کی تمام علماء اسلام سے مخالفت۔

ابن تیمیہ کے فتوؤں کے نمونے

عالم کبیر شیخ محمد بخیت حنفی عالم جامعہ ازھر نے اپنی کتاب "تطھیر الفواد من دنس الاعتقاد،، طبع مصر مطبوعہ ۱۳۱۸ کے ص ۱۲ پر اس شخص کے کچھ فتوؤں کا ذکر کیا ہے جن میں سے بعض نمونے ہم یھاں پر پیش کر رہے ہیں تاکہ ایک غیر جانبدار قاری کو اس کے انحراف، فاسد عقیدے اور منحرف فتوؤں میں علماء اسلام سے اس کی مخالفت کا زیادہ سے زیادہ علم ہو سکے۔

(•) " اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔ "

(•) " حیض والی عورت کے لئے خانہ کعبہ کا طواف کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ "

(•) " تین طلاق ایک طلاق کی طرف پلٹایا جائے گا " اور اس بات کا دعویٰ کرنے سے پھلے خود اسی نے نقل کیا ہے کہ اجماع مسلمین اس کے برخلاف ہے۔

(•) " جس اونٹ کے پیر کی موٹی والی نسیں کاٹ دی گئی ھوں وہ کاٹنے والے کے لئے حلال ہے اور وہ جب تاجروں سے لے لیا جائے تو زکوۃ کے عوض کافی ہے اگر چہ زکوۃ کے نام سے نہ لیا گیا ھو۔،،

(•) " بھنے والی چیزوں میں اگر جاندار مثلاً چوھا مر جائے تو یہ چیزیں نجس نہیں ھوتیں "

(•) " جنب کو چاہئے کہ حالت جنابت میں نافلہ شب پڑھے اور تاخیر نہ کرے کہ فجر سے پھلے غسل کر کے پڑھے گا اگر چہ اپنے ھی شھر میں ھو۔ "

(•) " وقف کرنے والے کی شرط کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ اگر اس نے شافعیہ پر وقف کیا ہے تو حنفیہ پر صرف کیا جائے گا اور برعکس، اور قاضیوں پر وقف کیا ہے تو

صوفیہ پر صرف کیا جائے گا۔،،

اسی طرح عقائد اور اصول دین کے مسائل میں بھی انحراف کا مرتکب ھوا ھے۔

(•)"خداوند عالم محل حوادث ھے "تعالیٰ عن ذالک علوا کبیرا

(•)"خدا مرکب ھے اس کی ذات ویسے ھی محتاج ھے جیسے کل اپنے جزء کا محتاج ھوتا ھے "تعالیٰ عَن ذَالِکَ،،

(•)"خدا جسم رکھتا ھے، وہ خاص سمت میں ھے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ھوتا ھے، وہ ٹھیک عرش کے برابر ھے نہ چھوٹا نہ بڑا "(خداوند عالم اس قبیح و بدترین افتراء اور صریحی کفر سے کھیں بالاتر ھے۔ خدا اس کے پیرؤوں کو رسوا کرے اور اس کے معتقدین کا شیرازہ منتشر کرے)

(•)"جھنم فنا ھو جائے گی، انبیاء معصوم نھیں ھیں۔"

(•)"رسول اللھصلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی کوئی وقعت نھیں ھے۔ ان سے توسل نہ کیا جائے۔"

(•)"پیغمبر اسلام کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت ھے اس سفر میں نماز قصر نھیں ھوگی۔"

غیر مقلدوں کا اصلی نام وہابی ہے

،لقب نجدی

مورث اعلیٰ کی طرف نسبت کیا جاوے تو وہابی کہا کیونکہ ان کا مورث اعلیٰ محمد ابن عبد الوہاب ہے جو نجد کا رہنے والا تھا، اگر انہیں اور نسبت دے جائے تو نجدی جیسے مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کو مرزائی بھی کہتے ہیں جاتا ہے اور اگر جائے پیدائش کی طرف جماعت کی پیشن گوئی خود حضور صلی اللہ قادیانی بھی پہلی نسبت مورث کی طرف ہے، دوسری نسبت جائے پیدائش کی طرف اسی ارشاد فرمایا تھا۔ تعالیٰ علیہ وسلم نے کی تھی کہ نجد کے متعلق

الشیطان۔ ھناک الزلازل والفتن ویخرج منھا قرن

"نجد میں زلزلے اور فتنے میں ہوں گے، اور وہاں سے ایک شیطانی فرقہ نکلے گا۔"

نجدی ہے اور اس کا ہندوستان میں پرورش کرنے والا اسماعیل دہلوی غرض کہ اس جماعت کا بانی محمد ابن عبد الوہاب

اور صرف حالات ہماری کتاب جاء الحق حصہ اول میں ملاحظہ فرماؤ یہ لوگ عام مسلمانوں کو مشرک ہے، اس فرقہ کے

امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امما اپنی جماعت کو موحد کہتے ہیں، مقلدوں کے جانی دشمن اور ائمہ اربعہ حضرت

اجمعین کی شان اقدس میں تبرے کرتے ہیں۔ احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کہتے ہیں، پہلے تو اپنے کو فخریہ طور پر وہابی کہتے تھے، چنانچہ ان کی بہت یہ لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث یا عامل بالحدیث

اعمال نہایت ہی گندے اسلام کتب کے نام تحفہ وہابیہ وغیرہ ہیں، مگر اب وہابی کے نام سے چڑتے ہیں، ان کے عقائد و

حدیث نام پر مختصر تبصرہ کرتے ہیں، تاکہ معلوم ہو کہ ان کا نام اور مسلمانوں کے دامن پر بدنما داغ ہیں، ہم یہاں اہل

وسلم سے امید مسلمانوں سے امید انصاف ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ بھی درست نہیں،

قبول ہے۔

ہو سکتا ہی نہیں، کسی کا اہل حدیث یا عامل الحدیث ہونا ایسا خیال رہے کہ دنیا کا کوئی شخص اہل حدیث یا عامل بالحدیث

یا کلام نقیضین یا دو ضدیں کا جمع ہونا غیر ممکن کیونکہ حدیث کے لغوی معنی ہیں بات، گفتگو ہی ناممکن ہے، جیسے دو

رب فرماتا ہے۔

یومنون۔ فبای حدیث بعدہ

"لائیں گے۔ قرآن کے بعد کونسی بار پر ایمان "

اللہ نزل احسن الحدیث۔

“فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے اچھا کلام نازل “

ومن الناس من یشتری لھو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ

“دیں۔ ہیں، جو کھیل کی باتیں وناول، قصے خریدتے ہیں، تا کہ اللہ کی راہ سے بہکا بعض لوگ وہ “

گیا۔ اس تیسری آیت میں ناول قصے کہانیوں کو حدیث فرمایا

عبارت کا نام ہے، جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال یا اصطلاح شریعت میں حدیث اس کلام و
سے سوال ہے کہ تم کونسی اعمال اسی طرح صحابہ کرام کے اقوال واعمال بیان کئے جاویں، اس عامل بالحدیث فرقے
تو چاہئے کہ ہر ناول گو قصہ خوان اہل حدیث ہو کہ وہ حدیث پر عامل ہو، لغو یپر یا اصطلاحی پر ہو اگر لغوی حدیث ہو
جھوٹی بات پر عمل کرتا ہے، اگر اصطلاحی حدیث پر عامل ہو تو پھر سوال یہ ہو گا کہ ہر حدیث یعنی باتیں کرتا ہے ہر سچی
شخص ہی عامل ہے۔ حضور حدیث پر عامل ہو یا بعض پر دوسری بات غلط ہے کیونکہ حضور کے کسی نہ کسی فرمان پر ہر
جھوٹ ہلاک کرتا ہے، ہر مشرک وکافر اس کا قائل ہے، وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سچ نجات دیتا ہے
حدیثوں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مسلمانوں کو اہل حدیث کیوں نہیں مانتے یہ تو ہزار ہا سب ہی اہل حدیث ہو گئے، تم
والے تو یہ نہ ممکن ہے کیونکہ حضور پر عمل کرتے ہیں، اگر حدیث کے معنی ہیں حضور کی ساری حدیثوں پر عمل کرنے
کے وہ خصوصی اعمال شریف ہیں جو حضور کے لئے مباح یا کی بعض حدیثیں منسوخ ہیں، بعض حدیثوں میں حضور
جیسے منبر پر نماز پڑھنا اونٹ پر طواف فرمایا، حضرت حسین سید الشہداء خاتم آل فرض تھے، ہمارے لئے حرام ہے
پر لے کر نماز پڑھنا، نو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے سجدہ دراز فرمایا، حضرت امامہ بنت ابی العاص کو کندھے عبار
ومہر واجب نہ ہونا۔ بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی بیویاں نکاح میں رکھنا، بغیر مہر نکاح ہونا ازواج میں عدل
یوں پڑھتے تھے، اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کلمہ

لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔ الخ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ "

ورد نہیں کر سکتے، غرضکہ حدیث میں حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ یہ حضرات اسی حدیث پر عمل کر کے اس طرح کلمہ کا

اعمال بھی ذکر ہیں جو حضور کے لئے کمال ہیں، ہمارے لئے کفر۔ وسلم کے ایسے اقوال و

ہیں، عامل السلام کے وہ افعال کریمہ جو نسیان یا اجتہادی خطاء سے سرزد ہوئے حدیث میں مذکور اسی طرح حضور علیہ

ہوئے بہرحال کوئی شخص ہر حدیث پر الحدیث صاحبان کو چاہیئے کہ ان پر بھی عمل کیا کریں۔ ہر حدیث پر جو عامل

یا عامل بالحدیث کہے، وہ غلب کہتا ہے جب ہی نام جھوٹ ہے، تو عمل نہیں کر سکتا، جو اس معنی سے اپنے کو اہل حدیث

فرمایا۔ سارے کھوٹے ہی ہوں گے، اسی لئے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد اللہ کے فضل سے کام بھی

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

"خلفاء راشدین کی سنت کو۔ لازم پکڑو میری اور "

کیونکہ ہر حدیث لائق عمل نہیں ہر سنت لائق عمل ہے، حضور کے وہ اعمال یہ نہ فرمایا کہ میری حدیث کو لازم پکڑو،

کے لئے لائق بھی نہ ہوئے ہوں، حضور سے خاص بھی نہ ہوں خطاء انسیاناً بھی درزد نہ ہوں، بلکہ امت طیبہ جو منسوخ

درست ہے، کہ ہم بفضلہ تعالٰی حضور صلی اللہ عمل ہوں، انہیں سنت کہا جاتا ہے، لہٰذا ہمارا نام اہل سنت بالکل حق و
ممکن۔ ہیں، مگر وہابیوں کا نام اہل حدیث بالکل غلط ہے کہ ہر حدیث پر عمل نا تعالٰی علیہ وسلم کی ہر سنت پر عامل

منسوخ ہے کون حکم کون حدیث حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اب حدیثوں کی یہ چھانٹ کہ کون سی حدیث
سب کی اتباع کے لئے کون فعل شریف اقتداء کے لئے ہے، کون نہیں کس فرمان کا کیا خصائص میں سے ہے، کون
اقتضاء یہ سب کچھ امام مجتہد ہے، کس حدیث سے کہا مسئلہ صراحۃً ثابت ہے اور کون مسئلہ اشارۃً کون دلالۃً کون منشاء
سکتے، جیسے قرآن عمل کرانا حدیث کا کام ہے، ایسے ہی حدیث پر عمل ہی بتا سکتے ہیں، ہم جیسے عوام وہاں تک نہیں پہنچ
کانور جیسے بغیر کا کام یوں سمجھو کہ حدیث شریف رب تک پہنچنے کا راستہ ہے اور امام مجتہد اس راستہ کرانا امام مجتہد
علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنا نا ممکن ہے، اسی لئے علماء روشنی راہ طے نہیں ہوتا، بغیر امام و مجتہد حضور صلی اللہ تعالٰی
فرماتے ہیں۔

بالمجتہد۔ القراٰن والحدیث یضلان الا

”بغیر مجتہد قرآن و حدیث گمراہی کا باعث ہیں۔ “

کریم کے متعلق فرماتا ہے۔ رب تعالٰی قرآن

یضل نہ کثیرا و یھدی نہ کثیرا۔

”ہے۔ قرآن کے ذریعے بہت کو ہدایت کرتا ہے اور بہت کو گمراہ کر دیتا اللہ تعالٰی “

سمجھنا چاہتے ہیں، براہ راست رب تک پہنچنا چکڑالوی اسی لئے گمراہ ہیں کہ وہ قرآن شریف بغیر حدیث کے نور کے سے بھٹکے ہوئے ہیں کہ یہ حدیث کو بغیر علم کی روشنی اور بغیر مجتہد کے نور کے چاہتے ہیں، وہابی غیر مقلد اسی لئے راہ اللہ بھی ہے سنت رسول اللہ بھی اور سمجھنا چاہتے ہیں، مقلدین اہل سنت کا انشاءاللہ بیڑا پار ہے، کہ ان کے پاس کتاب سراج امت امام مجتہد کا نور بھی۔

باما مھم۔ یوم ندعوا کل اناس

"گے۔ اس دن ہم ہر شخص کو اس کے امام کیساتھ بلائیں "

بھی عبور کرتے ہیں، اور غیر مقلد وہابی بھی، لیکن ہم تقلید کے جہاز کے خیال رکھو کہ قرآن و سنت کا سمندر ہم مقلد رہے ہیں، غیر مقلد ناخذ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہیں ان کی ذمہ داری پر سفر کر ذریعہ جس کے ہیں۔ وہابی خود اپنی ذمہ داری پر اس سمندر میں چھلانگ لگا رہے

ہے۔ انشاءاللہ مقلدوں کا بیڑا پار ہے، اور وہابیوں کا انجام غرقابی

اسلام کی پہلی عبادت نماز ہے، براہ آخر میں ہم اہل حدیث حضرات سے پوچھتے ہیں کہ کہ فرض، واجب، سنت، مستحب، مکروہ مہربانی آپ احادیث صحیحہ کی روشنی میں بتا دیں

کتنے فرض ہیں، کتنے واجب، کتنی سنتیں، تحریمی اور حرام میں کیا فرق ہے، اور نماز میں تحریمی اور کتنے حرام، انشاء اللہ تا قیامت یہ کتنے مستحبات، کتنے مکروہ تنزیہی، کتنے مکروہ سکتے، حالانکہ دن رات ان مسائل سے تمام مسائل یہ حضرات حدیث سے نہیں بتا اختیار کرو، جس میں دین و دنیا کی واسطہ ہوتا ہے تو دوستو ضد کیوں کرتے ہو، تقلید بھلائی ہے۔

وشنبہ کو شروع ہو کر 3 ذی الحجہ سنہ 1376ء خدا کا شکر ہے کہ یہ کتاب یکم رمضان سنہ 1376ھ اپریل 1957ء روز کو پہنچی۔ رب تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اسے قبول بروز شبنہ یعنی دو ماہ دو دن میں اختتام اس کتاب سے میرے لئے کفارہ سیات اور صدقہ جاریہ بنائے، مسلمانوں کے لئے اسے نافع بنائے جو کوئی فرمائے، دعا کرے کہ اس ہی لالچ میں میں نے یہ فائدہ اٹھائے وہ مجھ بے کس گنہگار کے لئے حسن خاتمہ اور معافی سیات کی محنت کی ہے۔

احمد ابن تیمیہ حرانی اور اس پر اعتراضات

تیمیہ حرانی اور اس پر اعتراضات احمد ابن

بنیاد رکھی اور نتیجہ میں صراط مستقیم سے نہ کو اس نے اخذ کیا اور جس پر اپنے دین کی جس کے عقائد عبد الوھاب کے امام، احمد ابن تیمیہ جس کے آراء و افکار کی اس نے تقلید کی ھے اوحمد ابن
۔ مسلمانوں کو بھی گمراہ کیا ھے اس کے بارے میں علماء کے اقوال نقل کئے جاتے ھیں صرف خود بھٹکا بلکہ اور بھت سے
کی گمراھی اور اس کے قید کر برار،، طبع ترکیہ۱۹۷۶ء کے ص۲۴ پر ھے کہ: بدبخت ابن تیمیہ کے دور کے علمانے اس چنانچہ علماء مکہ کے بقول جیسا کہ کتاب" سیف الجبار المسلول علی اعداء الا
کہ علماء نے اس کی رد میں بھت مبالغہ کیا تیمیہ کے عقیدوں پر ھو گا اس کا مال اور خون مباح ھے"کشف الظنون،، ج ص ۲۲۰ پر ھے نے پر اجماع کیا ھے اور اعلان کیا گیا ھے کہ جو شخص ابن
ابن تیمیہ نے اپنی کتاب" العرش وصفتہ،، میں ذکر کیا تیمیہ) جسے شیخ الاسلام کھا گیا ھے، کافر ھے، اس کی کتاب کی جلد۲ ص۱۴۳۸ پر ھے یھاں تک کہ تصریح کی ھے کہ یہ شخص(ابن
بیٹھیں گے۔ اس کو ابو حیان نے کتاب" النھر،، میں قول خدا" وسع کرسیہ بیٹھتا ھے اور ایک جگہ خالی چھوڑ کر رکھی ھے جھاں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ھے کہ خداوند عالم کرسی پر
طرح پڑھا ھے۔ انتھی والارض،، کے ذیل میں لکھا ھے میں نے احمد ابن تیمیہ کی کتاب" العرش،، میں اسی السمٰوات

ابن تیمیہ حرانی اور اس پر کئے گئے اعتراضات احمد

کیا اور جس پر اپنے دین کی بنیاد رکھی اور نتیجہ میں صراط مستقیم سے ناابن تیمیہ جس کے آراء وافکار کی اس نے تقلید کی ھے اور جس کے عقائد کو اس نے اخذ محمد ابن عبد الوھاب کے امام، احمد
نقل کئے جاتے ھیں۔ بھٹکا بلکہ اور بھت سے مسلمانوں کو بھی گمراہ کیا ھے اس کے بارے میں علماء کے اقوال صرف خود

کے علما نے اس کی گمراھی اور اس کے قید کر علی اعداء الابرار،، طبع ترکیہ ۱۹۷۶ء کے ص ۲۴ پر ھے کہ: بدبخت ابن تیمیہ کے دور چنانچہ علماء مکہ کے بقول جیسا کہ کتاب" سیف الجبار المسلول
،، ج ا ص ۲۲۰ پر ھے کہ علماء نے اس کی رد میں بھت مبالغہ کیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کے عقیدوں پر ھو گا اس کا مال اور خون مباح ھے"کشف الظنون نے پر اجماع کیا ھے اور اعلان کیا گیا ھے
جلد ۲ ص ۱۴۳۸ پر ھے: ابن تیمیہ نے اپنی کتاب" العرش وصفتہ،، میں ذکر کیا ھے کہ یہ شخص (ابن تیمیہ) جسے شیخ الاسلام کھا گیا ھے، کافر ھے، اس کی کتاب کی ھے یھاں تک کہ تصریح کی
اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹھیں گے۔ خداوند عالم کرسی پر بیٹھتا ھے اور ایک جگہ خالی چھوڑ کر رکھی ھے جھاں رسول صلی ھے کہ

العرش،، میں اسی طرح پڑھا ھے۔ انتھی اور اسیّ وسع کرسیہ السمٰوات والارض،، کے ذیل میں لکھا ھے میں نے احمد ابن تیمیہ کی کتاب" اس کو ابوحیان نے کتاب" النھر،، میں قول خدا
اور اسی میں ایسی باتیں لکھی ھیں جن کا تذکرہ کرنا مناسب نھیں ھے مثلاً حنبلی کی ایک کتاب بنام" الصراط المستقیم والرد علی اھل الجحیم،، کا ذکر کیا ھے کتاب کے ص ۱۰۷۸ پر احمد ابن تیمیہ
ایک عالم شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی نے اپنی کتاب" تطھیر الفواد من دنس الاعتقاد عباس کو کافر قرار دینا۔ حصینی نے اپنی کتاب میں اس کی رد لکھی ھے جامعہ ازھر کے عبد اللہ ابن
خدا، صریح تالیف کی تو ایسی باتیں گڑھیں جن سے مسلمانوں کے اجماع کو پارہ کر دیا۔ اس نے کتاب،، میں ص ۹ پر ابن تیمیہ کے بارے میں لکھا ھے کہ اس نے اپنی کتاب" الواسطہ،، وغیرہ کی
سنت اور سلف صالح کی مخالفت کی ھے۔

جو کچھ اس نے بیان کیا ھے حق ھے حالانکہ وہ حق نھیں ھے بلکہ یہ جان بوجھ کر گمراہ ھوا ھے۔ اس کا معبود اس کی ھوائے نفس ھے۔ اسے یہ گمان ھوا ھے کہ اپنی فاسد عقل کا مطیع ھوا ھے اور
ھے جو کتاب وسنّت اور جماعت مسلمین کے مخالف ھے۔ ھے، اور اسی کتاب کے ص ۱۳ پر ھے: یہ کتاب ابن تیمیہ کی بھت سی من گڑھت باتوں پر مشتمل جھوٹ اور قول منکر
فاسق قرار دیا اور بدعتی ٹھھرایا بلکہ ان میں سے زیادہ لوگوں نے اسے اکابر کے پیچھے پڑا رھا یھاں تک کہ اس کے زمانے والے اس کے خلاف مجتمع ھوئے اسے اور صفحہ ۱۰ /۱۱ پر ھے: وہ برابر
۔ کافر قرار دیا

: کے پیروؤں کا یھی طریقہ رھا ھے کہ اور صفحہ ۱۷ پر ھے: اپنے زمانے میں ابن تیمیہ کا وتیرہ ادب اور ھر زمانے میں اس
ھیں کہ ھم اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے ھیں حالانکہ یہ مومن نھیں مومنین، یخادعون اللّٰہ والذین آمنوا ومایخدعون الا انفسھم وما یشعرون،، یہ لوگ کھتے ھیں یقولون آمنّا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم
انھیں اس کا احساس نھیں ھے۔،، کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ھیں حالانکہ یہ خود اپنے کو دھوکہ دے رھے ھیں اور نھیں ھیں۔ یہ اللہ
عالم نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ھے۔ مؤلف کھتا ھے: یہ منافقین کی صفت ھے جسے خداوند
مھمل اقوال کا ذکر کیا ھے مثلاً لکھا ھے: خدا حقیقتاً عرش پر بیٹھا ھے،، ج ۴ / ص ۲۴۰ طبع حیدر آباد دکن ۱۳۳۹ ھمطبع دائرۃ المعارف النظامیہ میں ابن تیمیہ کے بعض اور یافعی نے" مرآۃ الجنان
کے عقیدہ پر ھو گا اس کی جان اور اس کا مال مباح ھے سے گفتگو کرتا ھے پھر لکھا ھے کہ دمشق میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ جو شخص ابن تیمیہ اور الفاظ و آواز
پر طعن و تشنیع کی گئی ھے اور جن کے سبب مذھب اھل سنّت واقعات کے سلسلہ میں ھے: اس (ابن تیمیہ) کے عجیب وغریب مسائل ھیں جن کے بارے میں اس اور صفحہ ۲۷۸ پر ۲۷۸ ئکے
برائی یہ تھی کہ اس نے پیغبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے منع کیا۔ پھر اس کی بھت سی برائیوں کو شمار کراتے ھوئے لکھا ھے کہ اس کی قبیح ترین ترک کرنے کی خاطر اسے قید کیا
کا عقیدہ تھی اور اسی طرح مسئلہ طلاق وغیرہ کے سلسلہ میں اس کا مسلک اور جھت کے بارے میں اس دیا تھا۔ آپ پر اور دوسرے اولیاء خدا اور اس کے برگزیدہ بندوں پر طعن تشنیع کی کر
اور بھی بھت سی باتیں اس کے قبائح میں سے ھیں۔ اور اس بارے میں جو باطل اقوال اس سے نقل ھوئے ھیں یہ سب اور اس کے علاوہ
کا عقیدہ رکھے تو کافر ھے۔ سفینۃ الراغب ص ۴ طبع بولاق مصر ۱۲۵۵ئ ،، میں لکھا ھے: خدا کی جسمیت یا اس کے جھت میں ھونے کا دعویٰ ایسا ھے کہ اگر کوئی اس شیخ ابن حجر ھیتمی نے" تحفہ
اور اوپر علماء مذاھب اربعہ کے اعتراضات کی عبارتیں اور اس کی کتابوں پر کئے گئے ایرادات نبھانی نے اپنی کتاب" شواھد الحق،، کے صفحہ ۱۷۷ پر لکھا ھے: چوتھا باب، ابن تیمیہ کے شیخ یوسف
لکھا ھے سنّت کی مخالفت کے بیان میں۔ پھر ایک جماعت کا ذکر کیا ھے جنھوں نے اس پر طعن کیا ھے بعض اھم مسائل جیسے خداوند عالم کا ایک خاص جھت وسمت میں ھونا، کے بارے میں اھل
:

دور رھنے کی تاکید کی۔ اور تھے۔ جب اس کی بدعتوں سے باخبر ھوئے تو اس کو بالکل چھوڑ دیا اور لوگوں کو اس سے نھیں طعن کرنے والوں میں سے امام ابوحیان ھیں جو ابن تیمیہ کے دوست"
رد کی ھے اور اسے برا کھا ھے۔،، انھیں میں سے امام عزالدین ابن جماعۃ ھیں انھوں نے اس کی
: شفاء کی شرح میں لکھا ھے انھیں میں سے ملا علی قاری حنفی ھیں انھوں نے
بھی افراط سے کام لیا ھے چنانچہ کھا ھے اس نے زیارت نبی کے لئے سفر کرنے کو حرام قرار دیا ھے۔ اسی طرح اس کے مقابل والے حنبلیوں میں سے ابن تیمیہ نے افراط سے کام لیا چنانچہ

کیونکہ جس کے مستحب ہونے پر اجماع ہو اس کا حرام ہیں سے ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور شاید یہ دوسرا قول حق سے قریب ہے زیارت کا باعث تقرب خدا ہونا ضروریات دین
متفق علیہ کے حرام قرار دینے سے بڑھ کر ہے۔ قرار دینا کفر ہوگا کیونکہ یہ مباح

ہیں جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ باتیں کسی عقلمند انسان حنفی ہیں جن کے کلام کو اس طرح ذکر کیا ہے: ابن تیمیہ نے ایسی خرافات باتیں لکھی اور انھیں میں سے شباب الدین خفاجی
ہے کا یہ کہنا کہ "قبر پیغمبر اسلام کی زیارت حرام کام ہے، کذب محض، لغو ہے اور بکواس سکتیں چہ جائیکہ ایک پڑھے لکھے آدمی کی زبان اور قلم سے صادر ہوں۔ چنانچہ ابن تیمیہ کا ہو ھی نہیں
شریف کی طرف رخ مالک، امام احمد، اور امام شافعی رضی اللہ عنہم کا مذھب یہ ہے کہ سلام و دعا میں قبر اس کا یہ کہنا" اس کے بارے میں کوئی نقل موجود نہیں ہے،، باطل ہے کیونکہ امام
کرنا مستحب ہے اور یہ بات ان بزرگوں کی کتابوں میں درج ہے۔

: کی شرح میں نقل کیا ہے جسے ہم یہاں پیش کر رہے ہیں انہیں میں سے امام محمد زرقانی مالکی ہیں (نبھانی نے ان کے کچھ کلام کو مواہب لدنیہ اور
بات کا علم نہیں رکھتا اس کے جھٹلانے سے شرماتا ہے؟ اور ابن تیمیہ کی طعن ایک جدید مذھب ایجاد کیا ہے اور وہ ہے قبروں کی تعظیم نہ کرنا • کیا یہ شخص جس لیکن ابن تیمیہ نے اپنے لئے"
سلسلے میں اپنی پچھلی والی بات دھرائی ہے و تشنیع کے

ابن تیمیہ،، کا ذکر کیا ہے انھوں نے ان مسائل میں اس سے ملکانی شافعی متوفی ۷۲۷ ھئنے کشف الظنون میں ان کی ایک کتاب" الذرۃ المضیہ فی الرد علی اور انھیں میں سے امام کمال الدین ز
خصوصاً سید المرسلین کی قبروں کی زیارت اور آپ کے وسیلہ سے خدا سے مانگنے کو اھب اربعہ سے منحرف ہو گیا ہے اور ان میں قبیح ترین مسئلہ اس کا انبیاء و صالحین مناظرہ کیا ہے جن میں وہ
ہے۔ منع کرنا

ہے) اس کتاب میں انھوں نے اسے اعتراضات کو ان کی کتاب شفاء السقام فی زیارت خیر الانام علیہ السلام سے نقل کیا ار انھیں میں سے امام کبیر شھیر تقی الدین سبکی شافعی ہیں (ابن تیمیہ پر
ہے) اور انھیں میں سے امام عبد الرؤوف مناوی شافعی عسقلانی شافعی ہیں (انھوں نے اپنی کتاب فتح الباری فی شرح البخاری میں اس پر رد کیا عتی کہا ہے۔ اور انھیں میں سے حافظ ابن حجر
علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے پروردگار کو اپنے دونوں شانوں کے درمیان ہے: اور ابن قیّم کا اپنے شیخ ابن تیمیہ کے حوالے سے یہ کہنا کہ "مصطفی صلّی اللہ ہیں انھوں نے شرح شمائل میں کہا
اس طرح کی بات ان دونوں (ابن تیمیہ و ابن قیم) کی بدترین گمراہی ہے اور یہ ان دونوں کے کرد کھائے تو خدا اس جگہ کہالوں کو نوازا۔ اس کی رد شارح یعنی ابن حجر مکّی نے اس اپنے ہاتہ رکہ
بدعتیوں میں سے کھیں بزرگ و برتر ہے اس کے بعد مناوی نے لکھا ہے: اب میں کہتا ہوں ان دونوں کا عقیدہ پر مبنی ہے کہ خدا جہت اور جسم رکھتا ہے۔ خداوند عالم ظالموں کے اس قول سے
ہونا مسلّم ہے۔

۔ موصوف نے ایک مخصوص رسالہ تالیف کیا ہے جس کا کامل، شیخ مصطفی ابن احمد سطی جنبلی دمشقی حفظ اللہ و جزاہ اللہ احسن الجزاء ہیں اور انھیں میں سے ہمارے دوست عالم با عمل، فاضل
انھوں نے ابن تیمیہ پر بہت سخت رد و تنقید کی ہے۔ الوھابیۃ) ہے۔ انھیں میں سے امام شھاب الدین احمد بن حجر ھیثمی مکی شافعی ہیں نام (النقول الشرعیہ فی الرد علی
اور جن کا ذکر ابھی گزرا ہے۔ اس کے بعد کہتے ہیں: لھذا ثابت ہوا اور پر پھلے تو ان لوگوں کے نام نقل کئے ہیں جنھوں نے ابن تیمہ کو طعن و تشنیع کی ۱۹ اور نبھانی نے شواھد الحق کے ص
میں دین پر اتفاق کیا ہے اور کچھ علماء نے اس کی نقل کی صحت پر طعن کیا ہے تو بھلا جن مسائل النھار کی طرح روشن ہوا کہ علماء مذھب اربعہ نے ابن تیمیہ کی بدعتوں کے رد کرتے آفتاب نصف
۔ سید المرسلین سے متعلق ہیں اس کی کھلی ہوئی غلطی پر سخت طعن و تشنیع کیوں نہ کرتے سے انحراف کیا ہے اور اجماع مسلمین کی مخالفت کی ہے خاص کر ان مسائل میں جو
شرح مواھب میں، خفاجی شارح الشفاء ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے۔ اور مالکیوں میں سے امام زرقانی ہیں حنفیوں میں سے جنھوں نے اس کی نقل کے صحیح ہونے پر طعن کیا ہے شھاب الدین
یہ کہ ابن تیمیہ کی رائے غلط ہے بلکہ کہ ان کی کتاب شفاء السقام میں مذکور ہے اس میں انھوں نے یہ واضح کیا ہے کہ نہ صرف یہ تذکرہ بھی گزر چکا ہے۔ اور شافعیوں میں سے امام سبکی ہیں جیسا
اربعہ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ ائمہ مذ انھیں ہیں جس کے ذریعہ اس نے اپنی بدعت کی تقویت پر استدلال کیا ہے اور انھیں مذاھب کے نقل کئے ہوئے وہ احکام شرعیہ بھی صحیح
اپنے اعتراضات میں کیا ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ ہیں۔ اسی طرح اس کے نقل کی عدم صحت کا ذکر امام ابن حجر ھیثمی نے بھی اس کے اوچب اربعہ نے وہ احکام نہیں بیان کئے
کے منقولات کے اعتبار کو ساقط کر دیتا ہے چاہے وہ احفظ حفاظ اور اعلم علماء میں سے بہت بڑا عیب اور بہت بڑا اخلاقی جرم ہے جو اس پر اعتماد کو ضعیف کر دیتا ہے اور اس چیز ایک عالم کے اندر
۱۹۱ اس کے بارے میں حافظ عراقی نے کہا ہے۔ کلام نبھانی تمام ہوا۔ شواھد الحق ص ۱۷ تا ہوا اور ابن تیمیہ کے منقولات کے معتبر نہ ہونے کی تقویت اس قول سے بھی ہوتی ہے جو
قرار دیا ہے اور حاشیہ میں اس لکتب الخالدۃ) ص ۱۳۱ مطبوعہ مصر ۱۳۹۹ء دار المعلم الطباعۃ میں کیا ہے اور اسے بدعتی ابن تیمیہ کا ذکر ڈاکٹر حامد حفنی داوؤد حنفی نے بھی اپنی کتاب (نظرات فی
، امام تقی الدین سبکی اور ابن تیمیہ کے درمیان فقہ کے بدعتی ہونے کا قول اختیار کیا ہے رہ گئے صوفیہ تو انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے کلمہ پر نوٹ لگایا ہے کہ: اکثر علماء اھل سنّت نے اس
۔ میں خط و کتابت ہوتی ہے۔ دیکھئے ہماری کتاب (التشریع الاسلامی فی مصر) انتھی و عقیدہ کے اکثر گوشوں کے بارے
: اذٔلب ۱۹۱۳ء ص ۲۳ پر اس طرح وھابیت پر طعن کرتے ہیں عبد الغنی حمادہ اپنی کتاب (فضل الذاکرین والرد علی المنکرین) طبع سوریہ
اس کے زمانے کے بزرگ عالم زین الدین حنبلی نے کہا ہے کہ میرا اعتقاد یہ ہے کہ کے بارے میں علامہ مصر علاء الدین بخاری نے لکھا ہے کہ ابن تیمیہ کافر ہے جیسا کہ شیخ وھابیت ابن تیمیہ

ھم ور ھبانھم اربابا ھیں کیونکہ اس نے امت اسلامیہ کو کافر قرار دیا ھے اور اسے قول خدا "اتخذوا احبار تیمیہ کافر ھے اور کھتے تھے کہ امام سبکی رضی اللہ عنہ ابن تیمیہ کی تکفیر سے معذور ابن
کے دونوں ساتھیوں کی توھین کرتا تھا ھے۔ علماء مذاھب نے لکھا ھے کہ: ابن تیمیہ زندیق ھے کیونکہ وہ پیغمبر اسلام اور آپ من دون اللہ،، کی تفسیر کرتے ھوئے یھود و نصاریٰ سے تشبیہ دی
اسے صاحب جسم قرار دینے سے بھری ھوئی ھیں۔ اور اس کی کتابیں خداوند عالم کی تشبیہ اور
اندھا، بھرا اور ذلیل کیا ھے۔ اس کے خلاف مذاھب اربعہ میں سے اس ضی اللہ عنہ نے کھا ھے۔ ابن تیمیہ ایک ایسا بندہ ھے جسے خدا نے رسوا، گمراہ اور اس کے زمانے کے علامہ ابن حجر
اتباع ابن تیمیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو کافر قرار دینے میں خوارج کے مذھب کلله کھڑے ھوئے اور اکثر نے اس کو فاسق اور کافر قرار دیا ھے۔ علماء نے کھا ھے کہ کے دور کے علماء
کیا ھے۔
، شریر ھے، افترا پرداز ھے۔ "فضل الذاکرین،، میں لفظ بہ لفظ موجود ھے۔ اور ائمہ حفاظ نے کھا ھے کہ ابن تیمیہ خوارج میں سے ھے، جھوٹا ھے
: طبع آفسٹ ۱۹۸۴ء کے ص ۴ پر لکھا ھے ابو حامد مرزوق شامی نے اپنی کتاب " التوسل بالنّبی وبالصالحین،، مطبوعہ ترکیہ اور
رھا ھوں اور ایک زینہ نیچے اتر کر دکھایا ھے،، اس کے بعد ابو حا مجانے کے بعد کھا: " خداوند عالم اسی طرح عرش سے اترتا ھے جیسے میں ممبر سے اترا ایک بار ابن تیمیہ نے دمشق کے ممبر پر"
کھ" خدا حق بالنّبی وبالصالحین،، کے ص ٦ پر ابن تیمیہ سے نقل کیا ھے کہ ابن تیمیہ نے لکھا ھے اس واقعہ کو دیکھنے والوں میں فقیہ سیاح ابن بطوطہ مغربی بھی ھیں اور "التوسل نے لکھا ھے کہ
ء سے نقل کرتے ھوئے لکھا ۸۲۹ شبّہ و تمرّد،، طبع مصر ۱۳۵۰ھ مطبع عیسیٰ حلبی، تصنیف ابو بکر حصنی دمشقی متوفی تعالیٰ عرش کے اوپر ھے،، اور اسی کتاب کے ص ۲۱٦ پر کتاب " دفع شبہ من
فتنہ پیدا کرنے کے لئے متشابہ آیات ویں نے اس خبیث (ابن تیمیہ) کے کلام کو دیکھا جس کے دل میں انحراف کا مرض ھے جو: ھے کہ مصنف مذکور نے ابن تیمیہ کے بارے میں کھا ھے
، میں نے اس میں ایسی باتیں پائیں جن کو ادا کرنے کی مجھ میں عوام میں سے ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جس کے ھلاک کرنے کا خدا نے ارادہ کیا تھا احادیث کا اتباع کرتا ھے اور عوام و غیر
عالم کی اس بات پر تکذیب کی ھے کہ اس نے کتاب مبین میں اپنے کو منزہ قرار دیا ھماری انگلیوں اور قلم میں انھیں تحریر کرنے کی جرأت ھے کیونکہ اس نے پروردگا قدرت نھیں ھے اور نہ
باتوں کو ذکر کر توھین اور عیب جوئی کی ھے لھذا میں نے ان کا ذکر کرنا مناسب نہ جانا اور صرف ان اسی طرح اس کے برگزیدہ اور منتخب فراد خلفاء راشدین اور ان کے صالح پیروکاروں کی ھے
کی ابن تیمیہ بدعتی اور دین سے خارج ھے۔ کیا جنھیں ائمہ متقین نے ذکر کیا تھا اور جن پر ان کا اتفاق ھے وہ یہ
بھرہ، اور ذلیل بنا دیا ھے اور اسی بات کی تصریح ان اماموں نے بھی کی ھے ص ۸٦ پر لکھا ھے کہ " ابن تیمیہ ایسا بندہ ھے جسے خدا نے رسوا، گمراہ، اندھا حافظ ابن حجر نے " الفتاوی الحدیثیہ
تک چاھتا ھو وہ امام مجتھد ابو الحسن سبکی جن کی، امامت، جلالت، شان اور مرتبہ اجتھاد کے فاسد ھونے اور اس کی باتوں کو جھوٹ ھونے کا بیان کیا ھے اور جو شخص بھی جاننا جنھوں نے
ابن تیمیہ نے صرف متاخرین صوفیہ کے شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ، میں سے ان کے ھم عصر علماء کے کلام کو ملاحظہ کریں پہنچنے پر اتفاق ھے ان کے اور ان کے فرزند تاج اور شیخ امام عزّ بن جماعہ اور
ھے۔ ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنھما،، جیسے حضرات پر بھی اعتراض کیا پر اعتراض کرنے پر اکتفاء نھیں کی ھے بلکہ عمر
، خدا اس کے ساتھ اپنے عتی گمراہ، گمراہ کن، جاھل اور غلو کرنے والا ھے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ بد خلاصہ یہ کہ اس کے کلام کی کوئی قدر و قیمت نھیں ھے اور چاھئے کہ اس کے بارے
سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ عدل سے معاملہ کرے اور ھمیں اس کے طریقہ، عقیدہ، اور عمل
ھے۔ الاعتقاد ص ۹ طبع مصر ۱۳۱۸ھ تصنیف شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی سے نقل کیا کلام ابن حجر تمام ھوا اسے ھم نے تطھیر الفواد من دنس
وہ خدا کے لئے جسمیت، محاذات، اور استقرار کا قائل ھے اس کے بعد کھا کہ وہ خدا کے لئے سمت کا قائل ھے جس کا لازمی نتیجہ یہ ھے کہ
ذکر کیا ھے، جو حسب ذیل ھیں۔ وبالصالحین،، میں ابن تیمیہ پر اور بھی بھت سے طعن ھیں جن کو چند عناوین کے تحت کتاب "التوسل بالنّبی
کے بارے میں ابن تیمیہ پر رد۔ علّامہ شھاب الدین احمد بن یحییٰ حلبی کی جھت•
عرش کے اوپر ھے۔ ابن تیمیہ کے اس زعم کا ابطال کہ خدا حق تعالیٰ•
ھے۔ ھے اور انھیں برا کھا ھے جسے قرآن میں طعن کرنے والے اوباش ملحدین سے حاصل کیا عقیدہ ابن تیمیہ جس کے سبب اس نے جماعت مسلمین سے مخالفت کی•
ابن تیمیہ کی تمام علماء اسلام سے مخالفت•
نمونے ابن تیمیہ کے فتوؤں کے
کیا ھے جن میں سے بعض نمونے من دنس الاعتقاد،، طبع مصر مطبوعہ ۱۳۱۸ کے ص ۱۲ پر اس شخص کے کچھ فتوؤں کا ذکر عالم کبیر شیخ محمد بخیت حنفی عالم جامعہ ازھر نے اپنی کتاب "تطھر الفواد
زیادہ سے زیادہ علم ھو سکے۔ کو اس کے انحراف، فاسد عقیدے اور منحرف فتوؤں میں علماء اسلام سے اس کی مخالفت کو ھم یھاں پر پیش کر رھے ھیں تاکہ ایک غیر جانبدار قاری
" اس کی قضا واجب نھیں ھے۔ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردے تو "
" جائز ھے اور اس پر کوئی کفارہ نھیں ھے۔ حیض والی عورت کے لئے خانۂ کعبہ کا طواف کرنا"

کے بر خلاف ھے۔ گا" اور اس بات کا دعویٰ کرنے سے پھلے خود اسی نے نقل کیا ھے کہ اجماع مسلمین اس تین طلاق ایک طلاق کی طرف پلٹایا جائے"

چہ زکوۃ کے نام سے نہ لیا گیا ھو والے کے لئے حلال ھے اور وہ جب تاجروں سے لے لیا جائے تو زکوۃ کے عوض کافی ھے اگرچہ اس اونٹ کے پیر کی موٹی والی نسیں کاٹ دی گئی ھوں وہ کاٹتے

۔''

" مر جائے تو یہ چیزیں نجس نھیں ھوتیں بھنے والی چیزوں میں اگر جاندار مثلا چوھا

"ھو۔ پڑھے اور تاخیر نہ کرے کہ فجر سے پھلے غسل کر کے پڑھے گا اگرچہ اپنے ھی شھر میں جنب کو چاھئے کہ حالت جنابت میں نافلہ شب

صوفیہ پر صرف کیا جائے گا۔، وقف کیا ھے تو حنفیہ پر صرف کیا جائے گا اور بر عکس، اور قاضیوں پر وقف کیا ھے تو وقف کرنے والے کی شرط کا کوئی اعتبار نھیں ھے بلکہ اگر اس نے شافعیہ پر

انحراف کا مرتکب ھوا ھے۔ اسی طرح عقائد اور اصول دین کے مسائل میں بھی

کبیرا ُ خ دا ون د ع ال م م ح ل" تعالیٰ عن ذالک علوا

ھے "تَعَالیٰ عَنْ ذَالِکَ،، خدا مرکب ھے اس کی ذات ویسے ھی محتاج ھے جیسے کل اپنے جزء کا محتاج ھوتا

قبیح و بدترین افتراء اور صریحی کفر سے کھیں بالاتر دوسری جگہ منتقل ھوتا ھے، وہ ٹھیک عرش کے برابر ھے نہ چھوٹا نہ بڑا" (خداوند عالم اس خدا جسم رکھتا ھے، وہ خاص سمت میں ھے ایک جگہ سے

(کرے اور اس کے معتقدین کا شیرازہ منتشر کرے ھے۔ خدا اس کے پیروؤں کو رسوا

" نھیں ھیں۔ جھنم فنا ھو جائے گی، انبیاء معصوم

" توسل نہ کیا جائے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی کوئی وقعت نھیں ھے۔ ان سے

" نماز قصر نھیں ھوگی۔ پیغمبر اسلام کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت ھے اس سفر میں